کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان حضرات اس مسئلہ کے بارے میں کہ:

میرے داماد "عرفان احمد مغل ولد محمد رمضان" نے اپنی گھر والی (میری بیٹی) مسماۃ مہرین اکبر کو طلاق دیدی، طلاق دینے کی وجہ یہ بنی کہ ہم نے مہرین کا نکاح اس کے سابقہ خاوند کی عدت میں ہی عرفان سے کر دیا، اور ایسا جرار کے یہ کہنے پر ہوا کہ اس صورت میں عدت نہیں ہے، ہم نے اس غلط فہمی میں نکاح کر دیا۔

رخصتی کے بعد عرفان کو جب علم ہوا کہ میرے ساتھ نکاح سابقہ خاوند کی عدت میں ہوا ہے اور میرے ساتھ غلط بیانی ہوئی ہے۔ اس وجہ سے عرفان نے طلاق دیدی، طلاق نامہ ساتھ لف ہے۔ جس میں درج ہے کہ:

من مقررو برو گواہان مسماۃ مہرین اکبر.........کو ایک طلاق بائنہ دیتا ہوں اور اس کا جسم مجھ پر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے حرام ہو گیا ہے۔ میرا اس سے اب کوئی تعلق واسطہ نہ رہا ہے اور نہ ہی میں اس کے کسی قول وفعل کا آج کے بعد ذمہ دار ہونگا۔

اب جبکہ پہلے خاوند کی عدت بھی گذر چکی ہے فریقین (مہرین اور دوسرا خاوند عرفان احمد) کے درمیان صلح کے امکانات پیدا ہو گئے ہیں اس لیے دوبارہ نکاح کے بارے میں کوشش جاری ہے، اس سلسلہ میں معلوم کرنا ہے کہ اب کیا عرفان کے ساتھ شرعاً نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

سائلہ......محمد اکبر، سکنہ جھنڈیر والا، موضع چک عالیڈھا، تحصیل وضلع مظفر گڑھ

دار الافتاء
فتویٰ نمبر ۱۱
مورخہ ۱۸۹
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

2 6 JUL 2017

الجواب

عرفان احمد اور مہرین کا عدت میں جو نکاح ہوا تھا وہ غلط اور ناجائز تھا بلکہ وہ نکاح ہوا ہی نہیں۔ اب جبکہ مہرین کی عدت گذر چکی ہے ان دونوں کا نکاح شرعاً جائز ہے نکاح کے بعد دونوں اکٹھے رہ سکتے ہیں۔

اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدتہ ... لانہ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (شامی ج ۳ ص ۱۳۲) فقط واللہ اعلم

بندہ عبدالحکیم عفی عنہ
۲/۱۱/۱۴۳۸ھ

۱۱/۱۸۹

نائب مفتی
جامعہ خیر المدارس ملتان پاکستان

دار الافتاء
فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون
۱۳۶۷ھ
جامعہ خیر المدارس ملتان

11/189